روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 8۔مارچ 2011ء 2ربیع الثانی 1432 ہجری 8/امان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 55

صبر کرو اور خوش ہو جاؤ

ابتدائی زمانہ میں حضرت یاسرؓ ان کی بیوی حضرت سمیہؓ اور بیٹے حضرت عمارؓ سب کو قریش نے اذیت میں مبتلا کر رکھا تھا کہ آنحضرت ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔

اے آل یاسر صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہاری وعدہ گاہ جنت ہے۔

(مستدرك حاكم كتاب معرفة الصحابه ذكر مناقب عمار جلد3 ص 432 حديث نمبر 5646)

ہر احمدی کو دینی علم میں اضافے کی کوشش اور اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے

میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے

الٰہی جماعت کی مخالفت ہوتی ہے مگر وہ ہمیشہ ترقی کرتی، پھیلتی پھولتی اور بڑھتی چلی جاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مارچ 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 مارچ 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الفاطر آیات 44-45 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ ہم اس یقین اور ایمان پر قائم ہیں کہ یقیناً حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کو آپ کے شامل حال اور خدائی وعدوں کو آپ کے حق میں پورا ہوتے ہوئے ہم نے دیکھا۔ الٰہی جماعتیں ترقی کرتی اور پھیلتی ہیں اور مخالفین اس ترقی کو ہر طرح سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اس لئے ہر احمدی کو ایک تو اپنے دینی علم میں اضافے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ مخالفین کا جواب دے سکیں اور دوسرے اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے، ایمان کی سلامتی بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ملتی ہے۔ فرمایا کہ سچ اور حق بات کہنے سے اہل حق کو ڈرنا اور جھجکنا نہیں چاہئے۔ مخالفتیں تو الٰہی جماعتوں کی ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ بڑے بڑے جابر سلطان اور ان کے جتھے مقابل پر کھڑے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔

حضور انور نے انڈونیشیا اور لاہور میں احمدیوں کے خلاف ہونے والی ظالمانہ کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان دونوں واقعات کے بعد افراد جماعت نے اخلاص و وفا کے جو نظارے دکھائے وہ قابل دید ہیں۔ اس میں بیعتیں بھی ہوئیں اور اسی طرح جماعت کے حق میں راستے بھی کھلے ہیں اور سعید فطرت لوگوں کو حق پہچاننے کی توفیق ملی ہے۔ پس کون ہے جو خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک سکے۔ اللہ والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمایت کا اعلان باوجود بظاہر ان کی کمزور حالت کے انہیں طاقتور بنا دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طاقت ان کے پیچھے ہوتی ہے اور طاقتور سمجھے جانے والے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ قصۂ پارینہ بن جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ آسمان اور زمین میں کوئی نہیں جو اس کو عاجز کر سکے۔ پس آج اس زمانے میں یہ خوشخبری ہمارے لئے ہے لیکن ساتھ ہی ایک ذمہ داری کی طرف توجہ ہے کہ اس اللہ والے سے حقیقی رنگ میں جڑ کر اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کریں، اپنی عبادتیں، دعائیں اور عمل اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس کی نشاندہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے فرمائی ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات پیش کئے جن میں آپ فرماتے ہیں کہ بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا میں ظاہر کرے، ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور بے وفا زاہدوں کی خاطر ہلاک کر دے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مخالفین کی ہزاروں کوششوں نے حضرت مسیح موعود کی ترقی میں ذرا سا بھی فرق نہیں ڈالا کیونکہ اللہ تعالیٰ مخالفین کے ہر مکر کو انہی پر الٹا دیتا تھا اور آج تک یہ نظارے ہم دیکھ رہے ہیں اور جب تک ہم اپنے ایمان میں مضبوط رہیں گے جماعت کی ترقی کے نظارے ہم دیکھتے رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ اے تمام لوگو! سن رکھو کہ خدا اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ خدا اس سلسلے میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ فرمایا کہ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں، سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے کلام کی سچائی اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا سلوک تو ہم دیکھ رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ایشیا کے ممالک میں بھی، جزائر میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، افریقہ کے سرسبز علاقوں میں بھی اور ریگستانوں کی دور دراز آبادیوں میں بھی احمدیت کو پھیلا دیا ہے بلکہ بڑی شان سے پنپ رہی ہے، بڑھ رہی ہے اور پھیل رہی ہے۔ ہر احمدی کی ہر قربانی ہمارے لئے نئی منزلوں کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا حصہ بننے کے لئے اپنے ایمانوں کی مضبوطی کے لئے پہلے سے بڑھ کر ہمیں دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ پس خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم تاری مزوقی صاحب المعروف امام ادریس آف مراکش کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز کی جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کے بھی اعلان فرمایا۔

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ (30/ اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

خطبہ جمعہ

میرے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر اگر کوئی ہاتھ ڈالنے کی ہلکی سی بھی کوشش کرے گا تو وہ خدا تعالیٰ کی گرفت میں آ جائے گا اور اپنی دنیا و آخرت برباد کر لے گا

ہمارا کام جو ہمیں ضرور ہی کرنا چاہئے، وہ یہی ہے کہ یہ دجل اور افتراء جس کے ذریعہ سے قوموں کو دین حق کی نسبت بدظن کیا گیا ہے، اس کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔ یہ کام سب کاموں پر مقدم ہے

سچی ہمدردی دین حق کی اور سچی محبت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی میں ہے کہ ہم ان افتراؤں سے اپنے مولیٰ و سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین حق کا دامن پاک ثابت کر کے دکھلائیں

ہم زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر، جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے، ناپاک حملے کرتے ہیں

(حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے لئے عملی غیرت کے شاندار نمونوں اور ناموس رسولؐ کے قیام کے لئے جلیل القدر مساعی کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 رجنوری 2011ء بمطابق 21 رصلح 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج کل پریس اور دوسرا الیکٹرونک میڈیا، انٹرنیٹ وغیرہ جو ہے، اس پر (۔) دنیا میں ایک موضوع بڑی شدت سے موضوع بحث بنا ہوا ہے اور یہ ہے ناموس رسالت کی پاسداری یا توہین رسالت کا قانون۔ ایک سچے (۔) کے لئے جو حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اس کے لئے سخت بے چینی کا باعث ہے کہ کسی بھی رسول کی، کسی بھی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی اہانت کی جائے اور اس کی ناموس پر کوئی حملہ کیا جائے۔ اور جب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا سوال ہو جنہیں خدا تعالیٰ نے افضل الرسل فرمایا ہے تو ایک حقیقی (۔) بے چین ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی گردن تو کٹوا سکتا ہے، اپنے بچوں کو اپنے سامنے قتل ہوتے ہوئے تو دیکھ سکتا ہے، اپنے مال کو لٹتے ہوئے دیکھ سکتا ہے لیکن اپنے آقا و مولیٰ کی توہین تو ایک طرف، کوئی ہلکا سا ایسا لفظ بھی نہیں سن سکتا جس میں سے کسی قسم کی بے ادبی کا ہلکا سا بھی شائبہ ہو۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا (۔) دنیا میں، خاص طور پر پاکستان میں بعض حالات کی وجہ سے یہ موضوع بڑا نازک موڑ اختیار کر گیا ہے اور اس وجہ سے دنیا کی نظریں آج کل پاکستان پر گڑی ہوئی ہیں۔ علاوہ اور بہت ساری وجوہات کے یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ اور مغربی ممالک کے بعض سربراہان بھی اور پوپ بھی اس حوالے سے پاکستان کی حکومت سے مطالبات کر رہے ہیں۔ آج کل یہ مغربی یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک پریس میں (۔) کو اور (۔) کو ایک بھیانک، شدت پسند، عدم برداشت سے پُر گروہ اور مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں اور دنیا میں پاکستان، افغانستان یا بعض اور (۔) ممالک کی مثالیں اس حوالے سے بہت زیادہ دی جانے لگی ہیں۔ بہرحال میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑ رہا کہ ناموس رسالت کے قانون کی (۔) کے نزدیک کتنی اہمیت ہے؟ اور اس کی کیا قانونی شکل ہونی چاہئے؟ یا اس حوالے سے غیر (۔) دنیا کیا فوائد حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے؟ اور بعض حالات میں (۔) کے جذبات سے کھیل رہی ہے۔

مَیں تو آج صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر اگر کوئی ہاتھ ڈالنے کی ہلکی سی بھی کوشش کرے گا تو وہ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کہ (۔) (الحجر: 96) ۔ یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں، کی گرفت میں آ جائے گا اور اپنی دنیا و آخرت برباد کر لے گا۔ میرے آقائے دو جہانؐ کا مقام تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عزت و مرتبے کی ہر آن اس طرح حفاظت فرما رہا ہے کہ جس تک دنیا والوں کی سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی۔ آپؐ کے مقام، آپؐ کے مرتبے، آپؐ کی عزت کو ہر لمحہ بلند تر کرتے چلے جانے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں فرمایا ہے۔ فرماتا ہے (۔) (الاحزاب: 57) کہ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ پس یہ ہے وہ مقام جو صرف اور صرف آپؐ کو ملا ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو کسی اَور نبی کی شان میں استعمال نہیں ہوئے۔ اور اس مقام کو اس زمانے میں سب سے زیادہ آنحضرتؐ کے عاشقِ صادق نے سمجھا ہے اور ہمیں بتایا ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپ نے ہر قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۔) (الاحزاب: 57)۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبی پر“۔

فرمایا کہ: ”اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسولِ اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف تحدید سے بیروں تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ ﷺ کی روح میں وہ صدق وصفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 23-24 مطبوعہ ربوہ)

پس آج یہ صدق ووفا ہے جس کا اُسوہ ہمارے سامنے آنحضرتؐ نے قائم فرمایا ہے۔ یہ صدق و وفا کا تعلق آنحضرت ﷺ نے کس سے دکھایا؟ یہ تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے دکھایا۔ پس اگر ہم نے آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنی ہے اور............ان افراد میں شامل ہونا ہے جو مومن ہونے کا حقیقی حق ادا کرنے والے ہیں تو پھر ہمیں صدق و وفا کے ساتھ اُن باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جن کا حکم ہمیں خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اپنی زبانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تر رکھنا ہے تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پاسکیں، تاکہ ہم اُن برکتوں سے فیض پا سکیں جو اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جیسا کہ آنحضرتؐ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آپ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف تمام حدود وقیود سے باہر تھی۔ اس لئے آپؐ کو یہ مقام ملا کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اور اس لئے مومنوں کو بھی حکم ہے کہ درود بھیجیں اور درود بھیجتے ہوئے اُن احسانات کو سامنے رکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر کئے۔ ہمیں ایک ایسے دین سے آگاہ کیا جو خدا تعالیٰ سے ملانے والا ہے۔ ہمارے سامنے وہ اخلاق رکھے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی غیرت اور توحید کے قیام کے لئے نمونے قائم کئے تو عبدِ کامل بن کر عبادتوں کے حق بھی ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کا اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے قائم فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وشکر کا بے مثال اسوہ بھی ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کو ہر حالت میں سچائی پر چلنے، امانت و دیانت کا حق ادا کرنے، اپنے عہدوں کو پورا کرنے، رحمی رشتوں کا پاس کرنے، مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور اُن سے محبت اور شفقت کا سلوک کرنے، صبر اور حوصلہ دکھانے، عفو کا سلوک کرنے، عاجزی اور انکساری دکھانے اور ہر حالت میں خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے علاوہ بہت سارے احکامات ہیں تو اس کی اعلیٰ ترین مثالیں بھی آپؐ نے ہمارے سامنے قائم فرمائیں۔ پس مومن کا یہ فرض ہے کہ جب اپنے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو ان نمونوں کو قائم کرنے کی کوشش کرے، تب اُس صدق و وفا کا اظہار ہوگا جو ایک مومن اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے۔ اور پھر آپ کے واسطے سے خدا تعالیٰ سے صدق ووفا کا یہ تعلق ہے۔ اور جب یہ ہوگا تو پھر ہی آنحضرتؐ پر بھیجا جانے والا درود، وہ درود کہلائے گا جو شکرگزاری کے طور پر ہوگا۔

یہ ہے ایک مومن کا آنحضرتؐ سے عشق و وفا کا تعلق۔ یہ ہے آنحضرتؐ کی ناموسِ رسالت کہ غیر کا منہ بند کرنے کے لئے ہم اسوہِ رسولؐ پر عمل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ اپنے ذاتی مفاد حاصل کرنے کے لئے انصاف کی دھجیاں اڑائیں اور غیر کو اپنے اوپر انگلی اٹھانے کا موقع دیں۔ اور صرف اپنے اوپر ہی نہیں بلکہ اپنے عملوں کی وجہ سے اپنے پیارے آقا سید المعصومینؐ کے متعلق دشمن کو بیہودہ گوئی یا کسی بھی قسم کے ادب سے گرے ہوئے الفاظ کہنے کا موقع دیں۔ اگر مخالفین (۔) کو ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بھی کہنے کا موقع ملتا ہے تو ہم بھی گناہگار ہوں گے۔ ہماری بھی جواب طلبی ہوگی کہ تمہارے فلاں عمل نے دشمن کو یہ کہنے کی جرأت دی ہے۔ کیا تم نے یہی سمجھا تھا کہ صرف تمہارے کھوکھلے نعروں اور بے عملی کے نعروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا اظہار ہو جائے گا یا تم پیار کا اظہار کرنے والے بن سکتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو عمل چاہتا ہے۔ پس (۔) کے لئے یہ بہت بڑا خوف کا مقام ہے۔ باقی جہاں تک دشمن کے بغضوں، کینوں اور اس وجہ سے میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی بھی قسم کی دریدہ دہنی کا تعلق ہے، استہزاء کا تعلق ہے اُس کا اظہار، جیسا مَیں نے بتایا، اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر فرما دیا ہے کہ ان لوگوں کے لئے مَیں کافی ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود نے وہ روشنی دکھائی ہے کہ جس کے لئے ایک احمدی حضرت مسیح موعود کا بھی شکرگزار ہے اور ہونا چاہئے۔ اگر آپ ہمیں صحیح راستہ نہ دکھاتے تو ہمارا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا اظہار صرف ظاہری قانونوں اور جلسے جلوسوں تک ہی ہوتا۔............

اب مَیں حضرت مسیح موعود کی بعض تحریرات پیش کرتا ہوں جس سے ظاہر ہوگا کہ آنحضرتؐ کے اعلیٰ ترین مقام کو جس طرح حضرت مسیح موعود نے سمجھا ہے اور دیکھا ہے، وہ کیا ہے؟ یقیناً یہ آپ ہی کا حصہ ہے جو اس سے ہمیں آگاہی فرمائی۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائکہ میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں‘‘ (اس اسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں) ’’اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی، امی، صادق، مصدوق، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی‘‘۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد 5۔ صفحہ 160 تا 161)

پھر اس عاشقِ صادق کے عشقِ رسول میں فنا ہونے اور دلی جذبات کے اظہار کا ایک اور نمونہ بھی دیکھیں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اُس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذُرّیّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے؟ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اُس کے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دُھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُس وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد 22۔ صفحہ 118-119)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مُرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی‘‘۔

(سراج منیر۔ روحانی خزائن۔ جلد 12۔ صفحہ 82)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کُل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے، سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی، ہرگز نہ کر سکتے۔ اُن میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبی کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوءادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا۔ مَیں نبیوں کی عزّت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں۔ لیکن نبی کریمؐ کی فضلیت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے''۔ (ملفوظات۔ جلد اول۔ صفحہ 420۔ مطبوعہ ربوہ)

آپ فرماتے ہیں:

''نوعِ انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اُس کے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اُس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد19۔ صفحہ13-14)

پھر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ ہمیش کی زندگی کی تعریف کرتے ہوئے کہ آپؐ کی یہ زندگی کس طرح کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''یہ عجیب بات ہے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے مگر اس کامل نبی کے فیضان کی شعاعیں اب تک ختم نہیں ہوئیں۔ اگر خدا کا کلام قرآنِ شریف مانع نہ ہوتا''، (یعنی اس کی وجہ سے کوئی روک نہ ہوتی) ''تو فقط یہی نبی تھا جس کی نسبت ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ اب تک مع جسمِ عنصری زندہ آسمان پر موجود ہے کیونکہ ہم اس کی زندگی کے صریح آثار پاتے ہیں۔ اس کا دین زندہ ہے۔ اس کی پیروی کرنے والا زندہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے زندہ خدا مل جاتا ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ خدا اُس سے اور اُس کے دین سے اور اُس کے محبّ سے محبت کرتا ہے۔ اور یاد رہے کہ درحقیقت وہ زندہ ہے اور آسمان پر سب سے اُس کا مقام برتر ہے۔ لیکن یہ جسمِ عنصری جو فانی ہے یہ نہیں ہے بلکہ ایک اور نورانی جسم کے ساتھ جو لازوال ہے اپنے خدائے مقتدر کے پاس آسمان پر ہے''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد 22۔ صفحہ 119-118 حاشیہ)

پس اگر کوئی انصاف کی نظر سے دیکھے تو یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود نے آنحضرتؐ کے مقام کو پہچانا ہے، کوئی بھی نہیں پہچان سکتا۔ اور آپ ہی وہ مردِ مجاہد تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے کی صورت میں سب سے پہلے مؤثر آواز بلند کی۔

1897ء میں جب پادریوں کی طرف سے مشن پریس گوجرانوالہ میں اسلام کے ردّ میں ایک کتاب شائع ہوئی اور اس میں آنحضرتؐ کی ذات کے بارہ میں انتہائی دریدہ دہنی کی گئی اور .... اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی اور .... دل دکھانے کے لئے ایک ہزار کاپی اس کتاب کی علماء اور (۔) لیڈروں کو مفت تقسیم کی گئی اور ایک کاپی اس کی حضرت مسیح موعود کو بھی بھیجی گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے ایک اشتہار دیا اور حکومت کو توجہ دلائی کہ گو قانون بے شک یہ کہہ دے کہ تمہیں بھی اجازت ہے اور یہ کتاب لکھنا توہین اور ہتک کے زمرہ میں نہیں آتا، تم لوگ بھی لکھ سکتے ہو۔ لیکن فرمایا کہ (۔) تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور نبی کے بارے میں اس طرح کی لغویات نہیں لکھ سکتے، بیہودہ گوئی نہیں کر سکتے۔ آپ نے حکومت کو مشورہ دیا کہ گورنمنٹ ایسا قانون بنائے کہ جس میں ہر ایک فریق صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور دوسرے فریق پر گند اچھالنے کی اجازت نہ ہو۔ اور یہی طریقِ کار ہے جس سے امن امان اور بھائی چارہ قائم ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بہترین طریق نہیں ہے۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کی حفاظت اور مخالفین کے آپؐ کی ذات پر اور .... پر حملے کے خلاف ایک جوش تھا، اور ہر موقع پر آپ اس کے دفاع کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ درد سے (۔) کو بھی سمجھایا کہ کس طرح ہم دشمنوں کے حملے کو پسپا کر سکتے ہیں؟ کیا طریقِ کار تم (۔) کو بھی اختیار کرنا چاہئے۔ قطع نظر اس کے کہ تم کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی حفاظت ایک ایسا اہم کام ہے جس کے لئے تمام (۔) کو اکٹھے ہو جانا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے مخالفوں نے'' (یعنی (۔) کے مخالفوں نے) ''ہزاروں اعتراض کر کے یہ ارادہ کیا ہے کہ (۔) کے نورانی اور خوبصورت چہرہ کو بدشکل اور مکروہ ظاہر کریں۔ ایسا ہی ہماری تمام کوششیں اسی کام کے لئے ہونی چاہئیں کہ اس پاک دین کی کمال درجہ کی خوبصورتی اور بے عیب اور معصوم ہونا بپایۂ ثبوت پہنچا دیں۔ یقیناً سمجھو کہ گمراہوں کی حقیقی اور واقعی خیر خواہی اسی میں ہے کہ ہم جھوٹے اور ذلیل اعتراضات کی غلطیوں پر ان کو مطلع کریں اور اُن کو دکھلا دیں کہ (۔) کا چہرہ کیسا نورانی، کیسا مبارک اور کیسا ہر ایک داغ سے پاک ہے؟ ہمارا کام جو ہمیں ضرور ہی کرنا چاہئے، وہ یہی ہے کہ یہ دجل اور افترا جس کے ذریعہ سے قوموں کو (۔) کی نسبت بدظن کیا گیا ہے، اُس کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔ یہ کام سب کاموں پر مقدم ہے۔ جس میں اگر ہم غفلت کریں تو خدا اور رسول کے گنہگار ہوں گے۔ سچی ہمدردی (۔) کی اور سچی محبت رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اسی میں ہے کہ ہم ان افتراؤں سے اپنے مولیٰ وسیّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور (۔) کا دامن پاک ثابت کر کے دکھلائیں۔ اور وسواسی دلوں کو یہ ایک نیا موقع وسوسہ کا نہ دیں کہ گویا ہم تحکّم سے حملہ کرنے والوں کو روکنا چاہتے ہیں اور جواب لکھنے سے کنارہ کش ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی رائے اور خیال کی پیروی کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ہمارے دل کو اسی امر کے لئے کھولا ہے کہ اس وقت اور اس زمانے میں (۔) کی حقیقی تائید اسی میں ہے کہ ہم اس تخمِ بدنامی کو جو بویا گیا ہے اور اُن اعتراضات کو جو یورپ اور ایشیا میں پھیلائے گئے ہیں۔ جڑ سے اکھاڑ کر (۔) خوبیوں کے انوار اور برکات اس قدر غیر قوموں کو دکھلاویں کہ اُن کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔ اور اُن کے دل ان مفتریوں سے بیزار ہو جائیں جنہوں نے دھوکہ دے کر ایسے مُزخرفات شائع کئے ہیں'' (یعنی جھوٹی باتیں شائع کی ہیں)۔ ''اور ہمیں اُن لوگوں کے خیالات پر نہایت افسوس ہے جو باوجودیکہ وہ دیکھتے ہیں کہ کس قدر زہریلے اعتراضات پھیلائے جاتے اور عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے، پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ ان اعتراضات کے ردّ کرنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں، صرف مقدمات اٹھانا اور گورنمنٹ میں میموریل بھیجنا کافی ہے''۔

(البلاغ، فریادِ درد۔ روحانی خزائن۔ جلد 13۔ صفحہ 383-382)

صرف اتنی سی بات کافی نہیں کہ کسی کو پکڑ لیا یا مقدمہ بنا دیا یا میموریل بھیج دیا بلکہ ایک عملی کوشش اور مسلسل کوشش اور مستقل کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ پس یہ ہے اصل درد کہ اٹھو اور الزامات کو ردّ کرنے کے لئے مسلسل کوشش کرتے چلے جاؤ اور اپنے عملوں کو حقیقی (۔) کا عمل بناؤ نہ کہ صرف میموریل بھیج کر یا جلوس نکال کر یا چند دن شور مچا کر پھر بیٹھ جاؤ۔

حضرت مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے کیا جذبات رکھتے تھے، اس کا اندازہ ان اقتباسات سے ہو سکتا ہے جو مَیں پیش کرنے لگا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجنابؐ پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے

ہیں، اُن سے ہم کیونکر صلح کریں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے، ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں (۔) پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے"۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن۔ جلد23۔صفحہ459)

پھر مخالفین کے الزامات کا ایک جگہ ذکر کرتے ہوئے اور غیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھے نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسولِ پاکؐ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ اُن کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور مَیں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسولِ اکرمؐ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا! تُو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلا سے نجات بخش"۔

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام ۔روحانی خزائن۔ جلد5۔صفحہ15

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے از سیرت طیبہ صفحہ 42-41)

آج بھی بعض (۔) مخالف جو عیسائی پادری ہیں وہ (۔) پر گندے الزامات لگانے سے باز نہیں آتے۔ گزشتہ دنوں امریکہ کے جس پادری نے قرآنِ کریم جلانے کا اعلان کیا تھا آج بھی وہ وہی خیالات رکھتا ہے، خیالات اس کے ختم نہیں ہو گئے۔ اس کے یہاں انگلستان میں آنے کا پروگرام تھا۔ گزشتہ دنوں اس کا اعلان بھی ہوا تھا۔ کسی گروپ نے یا شاید پارلیمنٹ نے اس کو بلوایا تھا۔ بہرحال کل کی خبر تھی کہ برطانیہ کی حکومت نے اس بات پر پابندی لگا دی ہے کہ ہمارے ہاں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں اور ہم کسی قسم کا فساد ملک میں نہیں چاہتے۔ اور یہ ہم برداشت بھی نہیں کر سکتے، اس لئے تمہیں یہاں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ حکومتِ برطانیہ کا بڑا مستحسن قدم ہے۔ خدا تعالیٰ آئندہ بھی ان کو انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور باقی دنیا کی حکومتیں بھی اس سے سبق سیکھیں تاکہ دنیا میں فتنہ و فساد ختم ہو۔

حضرت مسیح موعود نے کئی مختلف موقعوں پر عملی غیرت کا اظہار کس طرح فرمایا۔ اس کے ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں۔

لیکھرام کا واقعہ تو ہر ایک کے علم میں ہے کہ کس طرح آپ نے اس میں غیرت کا مظاہرہ فرمایا۔ سٹیشن پر آپ وضو فرما رہے تھے تو وہ آیا اور اس نے سلام کیا۔ آپ نے توجہ نہ دی اور وضو کرتے رہے۔ وہ سمجھا کہ شاید سلام سنا نہیں۔ دوسری طرف سے آیا اور سلام کیا۔ پھر بھی آپ نے جواب نہیں دیا اور چلا گیا۔ وضو کرنے کے بعد کسی نے کہا کہ لیکھرام آیا تھا اور سلام عرض کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے؟

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد1 حصہ اول صفحہ254 روایت نمبر 281 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہ تھی غیرت جو آپ نے دکھائی اور یہ غیرت کا مظاہرہ ہے جو ہر (۔) کو کرنا چاہئے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں ڈاکٹر پادری وائٹ بریخٹ کو 1925ء میں لندن میں ملا (جو آج کل یعنی اُن دنوں میں ڈاکٹر سٹانسٹن کہلاتے تھے۔ یہ لفظ اُردو میں انہوں نے لکھا ہے اس لئے ہوسکتا ہے غلطی ہو۔ بہرحال) پادری صاحب بٹالہ میں مشنری رہے ہیں اور حضرت صاحب سے بھی ان کی ملاقات ہوئی۔ کہتے ہیں پادری فتح مسیح صاحب سے بٹالہ میں ایک مباحثہ الہام کے متعلق تھا اُس میں بھی ان انگریز پادری صاحب کا دخل تھا۔ غرض سلسلے کی تاریخ میں ان کا کچھ تعلق ہے اور اس وجہ سے مجھے شوق پیدا ہوا کہ مَیں اس پادری کو ملوں۔ اس انگریز کو پھر مَیں لندن میں جا کے ملا۔ تو کہتے ہیں کہ گفتگو کے دوران حضرت مسیح موعود کی سیرت کے بارہ میں سوالات کے جواب میں بعض واقعات بیان ہو رہے تھے وہ سن کر ایک موقع پر وہ پادری صاحب کہنے لگے کہ مَیں نے ایک بات مرزا صاحب میں یہ دیکھی جو مجھے پسند نہیں تھی کہ وہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا جاتا تو ناراض ہو جاتے تھے اور ان کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا۔ یعنی ایسا اعتراض جو نازیبا الفاظ میں کیا جاتا ہو۔ باقی اعتراض تو کرتے ہی ہیں جب بحث ہو رہی ہوتی ہے۔ جہاں کوئی حدّ ادب سے باہر نکلتے تھے تو آپ فوراً غصہ میں آتے اور چہرہ متغیر ہو جاتا۔ تو عرفانی صاحب کہتے ہیں، مَیں نے پادری صاحب کو کہا کہ جو بات آپ کو ناپسند ہے اُسی پر مَیں قربان ہوں۔ کیونکہ اس سے حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے ایک پہلو پر ایسی روشنی پڑتی ہے کہ وہ آپ کی ایمانی غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق اور فدائیت کو نمایاں کر دیتی ہے۔ آپ کے نزدیک شاید یہ عیب ہو مگر مَیں تو اسے اعلیٰ درجہ کا اخلاق یقین کرتا ہوں اور آپ کے منہ سے سن کر حضرت مرزا صاحب کی محبت اور آپ کے ساتھ عقیدت میں مجھے اور بھی ترقی ہوئی ہے۔

غرض آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عشق تھا اور برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرے۔

(ماخوذ از حیاتِ احمد از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب۔ جلد اول صفحہ 266-265 جدید ایڈیشن)

تو یہ ہے غیرتِ رسول کا ایسا اظہار کہ جس سے دوسرے کو خود ہی احساس ہو جائے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حدّ ادب کے اندر رہتے ہوئے بات کرنی ہے۔

غرض کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے عمل سے بھی اور اپنی تحریر و تقریر سے بھی دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ حقیقی عشقِ رسول اور غیرتِ رسول کیا ہے؟ اور پھر اپنی جماعت میں بھی یہی روح پھونکی۔ یہ غیرتِ رسول دکھاؤ، لیکن قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ ہر کارروائی کرو لیکن قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ چنانچہ اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک دل آزار کتاب ایک آریہ نے لکھی اور پھر ورتمان جو رسالہ تھا اس میں بعد میں ایک مضمون بھی شائع کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کے ردّ کے لئے ہر قسم کی کوشش کی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی نصیحت فرمائی کہ "(۔) کو چاہئے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو بچانے کے لئے غیرت دکھائیں مگر ساتھ ہی یہ بھی دکھا دیں کہ ہر ایک (۔) اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے اور اس سے مغلوب نہیں ہوتا۔ جب (۔) یہ دکھا دیں گے تو دنیا ان کے مقابلے سے خود بخود بھاگ جائے گی"۔

(الفضل 5 جولائی 1927ء صفحہ7 بحوالہ سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ41)

اسی دوران آپ نے ایک پوسٹر بھی شائع کروایا۔ اس کے الفاظ دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ کس قدر غیرت کا مظاہرہ آپ نے فرمایا اور (۔) کو بھی غیرت دکھانے پر آمادہ کیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراضات ہو رہے تھے تو آپ نے اس میں فرمایا کہ "کیا اس سے زیادہ (۔) کے لئے کوئی اور مصیبت کا دن آ سکتا ہے؟ کیا اس سے زیادہ ہماری بیکسی کوئی اور صورت اختیار کر سکتی ہے؟ کیا ہمارے ہمسایوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی واَہلی کو اپنی ساری جان اور سارے دل سے پیار کرتے ہیں اور ہمارے جسم کا ذرّہ ذرّہ اس پاکبازوں کے سردار کی جوتیوں کی خاک پر بھی فدا ہے۔ اگر وہ اس امر سے واقف ہیں تو پھر اس قسم کی تحریرات سے سوائے اس کے اور کیا غرض ہو سکتی ہے کہ ہمارے دلوں کو زخمی کیا جائے اور ہمارے

سینوں کو چھیدا جائے اور ہماری ذلت اور بے بسی کو نہایت بھیانک صورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے لایا جائے اور ہم پر ظاہر کیا جائے کہ (۔) کے احساسات کی ان لوگوں کو اس قدر بھی پرواہ نہیں جس قدر کہ ایک امیر کبیر کو ایک ٹوٹی ہوئی جوتی کی ہوتی ہے۔ لیکن مَیں پوچھتا ہوں کہ کیا (۔) کو ستانے کے لئے ان لوگوں کو کوئی اور راستہ نہیں ملتا؟۔ ہماری جانیں حاضر ہیں۔ ہماری اولادوں کی جانیں حاضر ہیں۔ جس قدر چاہیں ہمیں دکھ دے لیں لیکن خدارا نبیوں کے سردار کی ہتک کرکے اپنی دنیا اور آخرت کو تباہ نہ کریں کہ اس پر حملہ کرنے والوں سے ہم بھی صلح نہیں کر سکتے۔ ہماری طرف سے بار بار کہا گیا ہے اور مَیں پھر دوبارہ ان لوگوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری جنگل کے درندوں اور بَن کے سانپوں سے صلح ہو سکتی ہے لیکن ان لوگوں سے ہرگز صلح نہیں ہو سکتی جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے ہیں۔ بے شک وہ قانون کی پناہ میں جو کچھ چاہیں کر لیں اور پنجاب ہائی کورٹ کے تازہ فیصلے کی آڑ میں (اس وقت فیصلہ ہوا تھا جو (۔) کے خلاف ہوا تھا) جس قدر چاہیں ہمارے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے لیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ گورنمنٹ کے قانون سے بالا اَور قانون بھی ہے اور وہ خدا کا بنایا ہوا قانونِ فطرت ہے۔ وہ اپنی طاقت کی بِنا پر گورنمنٹ کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہیں لیکن قانونِ قدرت کی زد سے نہیں بچ سکتے۔ اور قانونِ قدرت کا یہ اٹل اصل پورا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس کی ذات سے ہمیں محبت ہوتی ہے اس کو برا بھلا کہنے کے بعد کوئی شخص ہم سے محبت اور صلح کی توقع نہیں رکھ سکتا''۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 597 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اس وقت جب یہ ہوا اور پھر اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں قانون میں تبدیلی بھی ہوئی اور یہ قانون پاس ہوا کہ جو انبیاء ہیں اور جو کسی بھی مذہب کے فرقے کے سربراہ ہیں ان کو برا بھلا نہیں کہا جا سکتا۔ اب آگے چلیں۔ احمدیوں کی تاریخ میں آج سے بیس سال یا پچیس سال پہلے بدنامِ زمانہ سلمان رشدی نے جو اپنی مکروہ کتاب لکھی تھی تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خود بھی خطبوں میں اس کا جواب دیا اور پھر کتابی شکل میں بھی جواب لکھوایا گیا جو انگریزی میں چھپا، جس کا اردو ترجمہ بھی چھپ چکا ہے۔ اس کے اردو ترجمہ کا نام ''سلمان رشدی بھوتوں کے آسیب میں'' ہے۔

2005ء میں جب ڈنمارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیہودہ تصاویر بنائی گئیں تو ڈنمارک مشن نے بھی اور مَیں نے بھی خطبات کے ذریعہ اس کا جواب دیا۔ قانون کے اندر رہتے ہوئے کارروائیاں بھی کیں۔ ہالینڈ کے ممبر آف پارلیمنٹ کی طرف سے قرآنِ کریم پر حملہ ہوا، اسلام پر حملہ ہوا تو ان کے جوابات دیئے گئے۔ تو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے غیرت کا مظاہرہ ہے جو ایک حقیقی (۔) کا سرمایہ ہے۔ قانون سے باہر نکل کر ہم جو بھی عمل کریں گے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صدق و وفا کا تعلق نہیں ہے۔

لیکن اصل چیز جو اس صدق و وفا کے تعلق کو جاری رکھنے والی ہے وہ آپؐ کا پیغام ہے۔ اگر (۔) اس پیغام کی حقیقت کو سمجھتے ہوں، اس خوبصورت پیغام کے پہنچانے کا حق ادا کرنے والے بن جائیں تو آج یہ حالات نہ ہوں۔ اگر وہ حقیقت میں اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کر رہے ہوتے تو دشمن کا منہ خود بخود بند ہو جاتا۔ اور اگر (۔) میں سے چند مفاد پرست قانون کی آڑ میں ناجائز فائدہ اٹھانے والے ہوتے بھی یا فائدہ اٹھانے کی کوشش بھی کرتے تو قانون ان کو مجرم بنا کر اس مفاد پرستی کی جڑ اکھیڑ دیتا۔ لیکن یہ سب کام تقویٰ کے ہیں۔

پس (۔) اگر ناموسِ رسالت کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں تو اس تقویٰ کو تلاش کریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں غیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات بھرے پڑے ہیں۔ ایک خطبہ میں تو ان کا ذکر نہیں ہو سکتا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ چند خطبوں میں بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم نے (۔) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہر قسم کے اعتراضوں اور استہزاء سے پاک کرنا ہے تو کسی قانون سے نہیں بلکہ دنیا کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے لا کر کرنا ہے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے فساد اس وقت ختم ہوں گے جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کریں گے اور دنیا کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے لائیں گے۔ لیکن اگر صرف قانون بنا کر پھر اس قانون سے اپنے مفاد حاصل کر رہے ہوں گے تو ہم بھی توہینِ رسالت کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ ورتمان رسالہ جو تھا جس کے بارے میں مَیں نے بیان کیا کہ خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کے بارے میں لکھا اور (۔) کو کہا کہ احتجاج کرو اور پھر ساری (۔) امت جو تھی وہ سراپا احتجاج بن گئی، مقدمے بھی چلے لیکن بہرحال آخر تبدیلی لانی پڑی اور مجرم کو سزا بھی ملی۔ جب اس کا فیصلہ ہو گیا تو اس کے فیصلے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہی فرمایا اور بالکل صحیح فرمایا کہ: ''میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اس سے بالا ہے کہ کسی فرد یا جماعت کا قتل اس کی قیمت قرار دیا جائے۔ میرا آقا دنیا کو زندگی بخشنے آیا تھا نہ کہ ان کی جان نکالنے کے لئے''۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 606 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

کاش کہ آج بھی ہر (۔) یہ بات سمجھ جائے کہ اگر حقیقت میں کوئی فتنہ ہے تو قانون ظاہری فتنے کا علاج کرتا ہے، دل کا نہیں۔ اوّل تو یہی تحقیق نہیں ہوتی کہ فتنہ ہے بھی کہ نہیں؟ (۔) کے لئے حقیقی خوشی اس وقت ہوگی اور ہونی چاہئے جب دنیا کے دلوں میں آنحضرتؐ کی محبت قائم ہو جائے گی۔ آج احمدیوں کا تو یہ فرض ہے ہی جس کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر دوسرے (۔) بھی سختی کے بجائے عفو اور پیار کا مظاہرہ کریں اور وہ نمونہ دکھائیں جو آنحضرتؐ نے دکھایا تو پھر یہی (۔) کی خدمت ہوگی۔ آپ نے دو کٹّر دشمنانِ (۔) جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر مزاحمت کا فیصلہ کیا تھا لیکن پھر بعد میں جب لشکر کو دیکھا اور فتح مکہ کی شوکت دیکھی تو گھبرا گئے۔ اور پھر ایک عورت اُمّ ہانیؓ، جن کے خاوند کے وہ عزیز تھے جب اُن کے گھر وہ پناہ لینے کے لئے آئے تو امّ ہانی نے پناہ دے دی اور پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ انہوں نے دو اشخاص کو پناہ دی ہے۔ لیکن میرا بھائی علی کہتا ہے کہ مَیں انہیں قتل کر دوں گا وہ مجرم ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے اُمّ ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔

(السیرة النبویة لابن ھشام باب من أمر الرسول ﷺ بقتلھم صفحہ 743-742 مطبع دار الکتب العلمیة بیروت 2001)

اس پناہ کے بعد انہی دشمنوں کو یہ فکر تھی کہ آنحضرتؐ نے اس طرح شفقت اور رأفت اور پیار کا سلوک کیا ہے کہ ہم کس طرح ان کو منہ دکھائیں گے۔ لیکن جب ایک موقع پر حارث بن ہشام کی مسجد کے قریب آنحضرتؐ سے اتفاقاً ملاقات ہوئی تو اس رحمۃ للعالمین نے نہایت شفقت سے ملاقات فرمائی۔ اور پھر یہ حارث جنگِ یرموک میں اسلام کے دفاع میں جاں نثاری دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرة خیر العباد از محمد بن یوسف شامی۔ ذکر اسلام الحارث بن ہشامؓ...... جلد 5 صفحہ 249 بیروت 1993) (اسد الغابة جلد 1 صفحہ 478 الحارث بن ہشام مطبوعہ دارالفکر بیروت 2003ء)

پس ایک عورت کے پناہ دیئے ہوئے کا بھی آنحضرتؐ نے یہ احترام فرمایا کہ جس کے نتیجہ میں وہ اسلام کی آغوش میں آ گیا۔ آج بھی ہمیں اسی اُسوہ کی ضرورت ہے اور (۔) کا حقیقی پیغام دنیا میں پہنچانے کی ضرورت ہے نہ کہ ظاہری قانون بنا کر پھر غلط طریقے سے ان پر عمل کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور سب (۔) کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم نصراللہ خاں ناصر صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم رفعت اللہ ناصر صاحب کی شادی کی تقریب مورخہ 26 فروری 2011ء کو ہمراہ مکرمہ عطیۃ الحی ثمن صاحبہ ایم اے بنت مکرم پروفیسر محمد ثناء اللہ صاحب امیر شیخوپورہ شہر بمقام ملن شادی ہال منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس کی دعائیہ نظم کے بعد مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ مورخہ 27 فروری کو دعوت ولیمہ گوندل شادی ہال ربوہ میں منعقد ہوئی۔ دعوت ولیمہ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ قبل ازیں صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی مورخہ 9/اکتوبر 2003ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اس نکاح کا اعلان دو لاکھ روپے حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں کیا تھا۔ دلہن مکرم غوث محمد بھٹی صاحب آف کیلئے ضلع شیخوپورہ کی پوتی، مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ہیڈ ماسٹر سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی نواسی اور حضرت چوہدری پیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف ننگل باغبان کی نسل سے ہے۔ احباب سے اس رشتہ کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

تقریب شادی

مکرم طارق محمود جاوید صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حافظ منور احمد قمر صاحب واقف نو مربی سلسلہ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد ابن مکرم چوہدری مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کی تقریب شادی مورخہ 12 فروری 2011ء کو مکرمہ فریحہ کنزہ صاحبہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ کے ساتھ دفتر انصاراللہ پاکستان کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی۔ تلاوت اور دعائیہ نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ اس نکاح کا اعلان مورخہ 18 نومبر 2010ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے کیا تھا۔ مورخہ 13 فروری کو بعد نماز ظہر دفاتر تحریک جدید کے سبزہ زار میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بھی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی مرحوم کا پوتا اور مکرم چوہدری سردار احمد صاحب مرحوم ناصر آباد شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 24 فروری 2011ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام محمد ذیشان طاہر عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمد یوسف طاہر صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم نذیر احمد صاحب رند بلوچ مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور زچہ و بچہ کو صحت والی لمبی زندگی دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشریٰ انوار صاحبہ گزشتہ 7 ماہ سے بعارضہ معدہ بیمار ہیں۔ ہومیو علاج جاری ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے تاہم پہلے سے افاقہ ہے۔ اسی طرح دائیں آنکھ کا سفید موتیا کا آپریشن بھی ہوا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا تھا۔ احباب کرام سے صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ آمین

تصحیح

روزنامہ الفضل 8 ستمبر 2010ء کے صفحہ نمبر 5 پر مکرم چوہدری محمد احمد صاحب شہید لاہور کا ذکر خیر آیا ہے اگلے صفحہ نمبر 6 پر ان کے خاندانی پس منظر میں ان کے دادا حضرت چوہدری فضل داد صاحب کی تاریخ بیعت 22-1921 لکھی ہے جو درست نہیں۔ درست سن بیعت 96-1895 ہے گویا آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ (بحوالہ رجسٹر بیعت نمبر 3 صفحہ 130) احباب درستی فرمالیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

راولپنڈی سازش کیس

مارچ 1951ء میں لیاقت علی پاکستان کے وزیراعظم اور جنرل ایوب خاں بری فوج کے کمانڈر انچیف تھے۔ اس دوران میں کشمیر کے محاذ پر فائر بندی ہوگئی۔ اس موقع پر بائیں بازو کے سویلین افراد کے جوڑتوڑ سے فوج میں بغاوت برپا کرنے کی ایک سازش کا انکشاف 8 مارچ 1951ء کو ہوا۔ اس سازش کے سلسلے میں چیف آف جنرل سٹاف میجر جنرل اکبر خان، ایئر کموڈور محمد خان جنجوعہ، میجر جنرل تنویر احمد، بریگیڈیئر صادق خان، بریگیڈیئر صدیق خان، کرنل ضیاء الدین، لیفٹیننٹ کرنل نیاز محمد ارباب، کیپٹن خضر حیات، میجر حسن خان، میجر اسحاق محمد، کیپٹن محمد ظفراللہ پوشنی، میجر جنرل اکبر خان کی بیگم نسیم اکبر خان، فیض احمد فیض، کمیونسٹ پارٹی کے سید سجاد ظہیر اور محمد حسین عطاء، تین وعدہ معاف گواہ لیفٹیننٹ کرنل محمد محی الدین، صدیق راجہ اور میجر خواجہ محمد یوسف سیٹھی کو گرفتار کیا گیا۔ 16/اپریل کو دستور ساز اسمبلی نے ایک قانون منظور کیا جس کے تحت ایک خصوصی ٹربیونل قائم ہوا۔ اس ٹربیونل کا نام ''راولپنڈی سازش کیس سپیشل ٹربیونل'' رکھا گیا۔ اس ایکٹ کے تحت مقدمے کی کارروائی بند کمرے میں ہونا قرار پائی۔ تمام کارروائی، بیانات، دستاویزات وغیرہ خفیہ تھیں۔ مقدمے کی کارروائی 15 جون 1951ء کو سنٹرل جیل حیدرآباد میں شروع ہوئی اور 5 جنوری 1953ء کو مقدمے کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ملزمان کو مختلف سزائیں دی گئیں۔ سب سے زیادہ میجر جنرل اکبر خان کو بارہ سال قید بامشقت سنائی گئی۔ 1954ء کے اواخر میں گورنر جنرل غلام محمد نے اسمبلی تحلیل کر دی جس کے تحت منظور کردہ قانون کے مطابق ملزمان کو سزا سنائی گئی تھی اور سپیشل ٹربیونل قائم کیا گیا تھا۔ اپریل 1955ء میں تین سال قید کاٹنے کے بعد حبس بے جا کی پٹیشن پر لاہور کورٹ نے تمام ملزموں کو رہا کر دیا۔

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر و زوداثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعایتی قیمت = 25ML /30 روپے 120ML -/100 روپے
GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک: گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لوبلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH امراض معدہ: بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH اسہال۔ پیچش: ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

پارلیمنٹ کے سوا کوئی آئین میں تبدیلی نہیں کرسکتا

وزیراعظم گیلانی نے سینئر کالم نگاروں سے ملاقات میں کہا ہے کہ پارلیمنٹ کے سوا کسی بھی ادارے کو آئین میں تبدیلی یا ترمیم کا اختیار نہیں۔ آئین میں تمام اداروں کا دائرہ کار متعین ہے اور تمام ادارے اپنی آئینی حدود میں رہ کر کام کرنے کے پابند ہیں۔ ملکی سالمیت، استحکام اور ترقی و خوشحالی کیلئے مفاہمتی پالیسی جاری رہے گی۔ حکومت قومی مفاد کے منافی کوئی بھی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی جس سے ملکی وقار مجروح ہو۔

بابر اعوان کے خلاف فرد جرم تشویشناک

صدر آصف علی زرداری نے وفاقی وزیر بابر اعوان پر ڈکیتی، اغوا کے مقدمے میں فرد جرم عائد ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ صدارتی ترجمان فرحت اللہ بابر کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا کہ بابر اعوان کے خلاف 12 سال قبل سیاسی بنیادوں پر بنائے گئے مقدمے کی پنجاب پراسیکیوشن کی طرف سے پیروی انتہائی بدقسمتی کی بات اور عدالتی عمل کا غلط استعمال ہے۔

بلیک واٹر کو ویزے دینے کا الزام غلط

بلیک واٹر نامی تنظیم کو ویزے جاری کرنے کے بیان پر وفاقی وزارت داخلہ نے وزیر قانون پنجاب رانا ثناء اللہ کو 48 گھنٹوں کی مہلت دے دی۔ وزارت داخلہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ بیان واپس نہ لیا گیا تو حکومت قانونی کارروائی کا حق محفوظ رکھتی ہے۔ وزارت داخلہ نے وزیر قانون کے بیان کو غلط قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ بلیک واٹر نامی کوئی کمپنی پاکستان میں رجسٹرڈ نہیں ہے۔

30 جون تک بجلی کے نرخوں میں تبدیلی نہ آنے کا امکان

حکومت اور آئی ایم ایف کے درمیان ہونے والے مذاکرات میں بجلی کے نرخوں کے حوالے سے ممکنہ طور پر نئے فارمولے پر اتفاق ہونے جارہا ہے۔ جس کا اطلاق یکم جولائی سے ہوگا۔ یہ فارمولا برابری اور شفافیت کے اصولوں پر بنایا جائے گا جس کا مطلب ہے کہ موجودہ مالی سال کے دوران 30 جون تک ماہانہ فیول ایڈجسٹمنٹ کے علاوہ بجلی کے نرخوں میں تبدیلی آنے کا امکان نہیں ہے۔

امریکہ سے 103 پاکستانیوں سمیت 127 افراد ڈی پورٹ

غیر قانونی طریقے سے امریکہ جانے والے 127 افراد کو ڈی پورٹ کر دیا گیا۔ ان میں 103 پاکستانی جبکہ 24 کا تعلق مختلف ممالک سے ہے جنہیں اسلام آباد بھجوایا گیا جہاں سے انہیں ان کے ممالک واپس بھجوا دیا جائے گا۔ واپس آنے والے 103 پاکستانی مسافروں کو ایف آئی اے کی تحویل میں دے دیا گیا۔ جنہیں تحقیقات کے لئے مختلف مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

پاکستان اور چین کی مشترکہ فضائی مشقیں شروع

پاکستان اور چین کی فضائی افواج نے پاکستان میں مشترکہ مشقیں شروع کر دی ہیں۔ چین کی قومی دفاع کی وزارت کے حکام کے مطابق "شاہین ون" کے نام سے مشقیں 30 مارچ تک جاری رہیں گی جن کا مقصد ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانا ہے اور دوطرفہ دوستانہ تعاون بڑھانا ہے۔ حکام کے مطابق مشقیں کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں پاکستان اور چین نے 2011ء دوستی سال کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے اور یہ مشقیں اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 8 مارچ

طلوع فجر	5:01
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:13

کوٹھی برائے فروخت
ناصر آباد شرقی، جگہ دس مرلہ، 5 بیڈ روم مع اٹیچڈ باتھ رومز دو ٹی وی لاؤنج۔ دو کچن۔ ڈرائنگ روم وغیرہ قابل فروخت ہے۔ برائے رابطہ: 0333-9797680

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

کوٹھی برائے فروخت
کوٹھی واقع دارالصدر مین روڈ 60 فٹ پر رقبہ 1 کنال تین اطراف سے تعمیر شدہ گھروں میں گھری ہوئی۔ خوبصورت لوکیشن مع نہایت خوبصورت فرنٹ لان دومنزلہ نئی تعمیر شدہ 6 بیڈ روم مع اٹیچڈ باتھ دو بڑے ٹی وی لاؤنج، ڈرائنگ، ڈائننگ، امریکن کچن، Open Patio اور نیچے کشادہ صحن بڑی کار پارکنگ بیرونی باتھ کے ساتھ میٹھا پانی کا کنکشن، نیٹ، فون، گیس،
الیکٹرک سٹی کے دومیٹر کی سہولتوں کے ساتھ
رابطہ: 0321-7712480

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈی ایٹر ہوز پائپ بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ ہیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینگی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-36170513,37963207,3963531

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH SpeedRemit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیر نگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹیریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصر اللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FD-10

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
نیشنل الیکٹرونکس
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ